Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

Significance of Interfaith Dialogues in Contemporary Conflict (war)

Rules of peaceful Coexistence in Islam

اسلام میں پرامن بقائے باہمی کے اصول وضوابط\

قیصرشہزاد
پی ایچ ڈی سکالر این سی بی اے & ای ملتان کیمپس

ABSTRACT

Peaceful coexistence is the crucial requirement of globalised multiethnic world. Having different ideologies of life every person and society wants to live peacefully along with its ideology of life or religion. Although every ideology has rules of coexistence but rules of peaceful coexistence of Islam are best because God made them so they are according to the nature of human being. They describe the clear understanding of universe, human being and the ideology of life. Allah is the Unique Creator of the universe and human beings also. He made human being independent to adopt any ideology of life(religion). Every human has to go to Allah Almighty and judged according to his/her deeds and rewarded Heaven or Hell accordingly. So according to Islam every human being either Muslim or Non-Muslim is respectable. He/she is independent to adopt and act upon its ideology or religion and he/she is also responsible of his/her reward according to his/her deeds. So, it is prohibited to compel any person to adapt Islam. Every person's life, property, ideology etc are safe in Islam either he/she non-Muslim and living in Muslim country. Minorities have approximately similar rights as Muslims in an Islamic country. In war Islam prohibited killing of innocent non-Muslims especially religious leaders, women, children, old persons, sick persons, etc. Every non-combatant is prohibited to kill during or after war. Islam's core is welfare for all human beings. Muslims can preach only with highly ethical behaviour. Islam invites non-Muslims to collaborate common benefits for peaceful coexistence in the world. Madina Treaty is the best role model for peaceful coexistence and provides the guarantee for peace at national and international level.

Keywords: Pluralistic society, peaceful coexistence, Islam, National and International peace

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

تمہید

عصرحاضر گلوبلائزیشن کی وجہ سے تکثیری سماج کا روپ دھار گیاہے۔ ہر ملک ،ہر معاشرہ میں مختلف نظریات اور مذاہب کے لوگ معاش، تعلیم ،سیاحت ،تحقیق ،خدمت خلق،کاروبار وغیرہ کے لیے رہائش پذیر ہیں ۔ ان حالات میں مختلف الخیال اورمختلف نظریات اور مذاہب کے لوگوں کا بقائے باہمی کے لیے پرامن رہنا ضروری ہے ورنہ درج بالا مقاصد حاصل نہیں ہوسکتے اور فساد فی الارض تو ہوتا ہی وجہ تباہی اوربربادی ہے۔ معاش اور ترقی کی تباہی اور انسانیت کا نقصان ہے۔تمام نظریات اور مذاہب اپنے اپنے اصول رکھتے ہیں مگر اسلام کے تکثیری سماج میں رہنے کے اصول سب سے اعلیٰ ہیں چونکہ یہ اس کا ئنات کو بنانے والے کی طرف سے تمام انسانوں کے لیے بنائے گیے ہیں اس لیے فطری ، زمان ومکان کی قید سے آزاد اور ہر دور،ہرعلاقے میں قابل عمل ہیں اس لیے پرامن تکثیری سماج کے لیے ان کو پیش کیا جارہاہے۔اگر ان پر عمل کیا جائے تو فرد اور معاشرہ پرامن ہوسکتاہے اور ترقی اور خوشحالی کی منازل طے کرسکتاہےچند اہم اصول ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں ۔

کائنات ، تمام مخلوقات اور انسان کو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے

ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ[1]

یہ ہے اللہ تعالیٰ تمہارا رب! اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے، تو تم اس کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز کا کارساز ہے۔

یہ نظریہ کہ اللہ ہی ساری کائنات اور اس کی ہر چیز کا خالق اور ہر چیز پر قادر ہے انسان کے اندر یہ رویہ پیدا کرتاہے کہ اللہ ہی کی بات ماننےاور اس پر عمل کرنے میں ہی اس کی بھلائی ہے ۔اور اسی طرح دوسروں کی بھلائی بھی اسی میں ہے اسی لیے وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات سے اعراض نہیں کرتا جو امن و سلامتی کا باعث ہیں۔

انسان اشرف المخلوقات ہے

وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ (1) وَطُورِ سِينِينَ (2) وَهَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ (3) لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ[2]

قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی- اور طور سینین کی- اور اس امن والے شہر کی- یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا۔

اللہ رب العزت نے انسان کو بہترین مخلوق یعنی اشرف المخلوقات بنایا اور انسان کو تمام مخلوقات پر فضیلت دی ۔انسان کے لیے کائنات کی چیزوں اور مخلوقات کو مسخرکردیا ۔دنیا کے تمام انسانوں کی بات ہورہی ہے یہاں کسی مذہب کی بات نہیں ہورہی ہرانسان اشرف المخلوقات میں شامل ہے۔

انسان پیدائشی معصوم ہوتاہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

«كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ، أَوْ يُنَصِّرَانِهِ، أَوْ يُمَجِّسَانِهِ[3]

ہر پیدا ہونے والا فطرت (دین اسلام) پر پیدا ہوتاہے پس اس کے والدین اسے یہودی ، عیسائی یا مشرک بنا دیتے ہیں ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ حَجَّ هَذَا البَيْتَ،

---

[1] القرآن، 6: 102
[2] القرآن، 95: 1-4
[3] بخاری،محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، دارطوق النجاة، 1422ھ، رقم الحدیث:1385

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ»[4]
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس گھر(بیت اللہ) کا حج اس حالت میں کرے کہ نہ اس نے کوئی فحش بات کی اور نہ کوئی گناہ کا کام کیا وہ ایسے ہوگیا جیسے اس کی ماں نے اسے جنا تھا(یعنی معصوم)
ان احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہر انسان جو پیدا ہوتاہے گناہوں سے پاک ہوتاہے چاہے وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم ۔اور بعد کا ماحول اسے کسی بھی مذہب یا نظریہ حیات کی طرف مائل کرلیتاہے۔تو بالغ ہونے تک کسی بچے یا بچی کو نقصان پہنچانا اسلام میں منع ہے کیونکہ وہ معصوم ہے۔مگر غزہ ،عراق، شام، لیبیاء اور کشمیر میں اس کی خلاف ورزیا ں کی گئیں مگر عالمی برادری خاموش رہی حالانکہ اقوام متحدہ کے اصولوں کے مطابق عالمی برادری غیر متحارب لوگوں کے حقوق مان چکی ہے۔
انسان مطقاً قابل احترام ہوتا ہے
ارشاد باری تعالیٰ ہے
وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا[5]
یقیناً ہم نے اولاد آدم کو بڑی عزت دی اور انہیں خشکی اور تری کی سواریاں دیں اور انہیں پاکیزہ چیزوں کی روزیاں دیں اور اپنی بہت سی مخلوق پر انہیں فضیلت عطا فرمائی۔
اس آیت میں بھی بنی آدم کو قابل احترام قراردیا گیاہے یعنی ہر انسان چاہے وہ کسی مذہب وملت یا رنگ ونسل یا علاقہ وزبان سے تعلق رکھتاہو اسلام میں قابل احترام ہے۔اس کی جان ،مال ،عزت ،عقیدہ وعمل ہرچیز محفوظ ہے۔ اسے نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں ۔
مذہب یا نظریہ حیات کےچناؤ کا اختیار
انسان کو اپنی مرضی کے مذہب اور نظریہ کو اختیار کرنے اور اس پر عمل کرنے کا اختیار ہے۔ اور انجام کار کا بھی خود ذمہ دار ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا[6]
ہم نے اسے راہ دکھائی اب خواہ وہ شکر گزار بنے خواہ ناشکرا
قرآن مجید کی اس آیت میں صاف موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے ذریعے ہدایت کا راستہ واضح کردیا اب انسانوں کو اختیار دیا چاہیں تو ایمان لے آئیں اور چاہیں تو انکار کردیں مگر دنیا اور آخرت میں اپنے نقصان کے وہ خود ذمہ دار ہوں گے ۔
فطرتاً اچھائی اور برائی کی پہچان
اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر اچھائی اور برائی کی سمجھ بوجھ رکھی ہے تاکہ وہ فطرتی ملکہ و صلاحیت کو استعمال کرکے ایمان اور کفر کو پہچان سکے اگر وہ ہدایت واضح ہوجانے کے بعد دنیا وی مفادات کے لیے حق کا انکار کرتاہے تو دنیا میں اسے اللہ تعالیٰ نے موت تک مہلت دی ہے اور اس سے حساب قیامت کے دن لے گااسلام میں اس پر مذہب کو قبول کرنے کےلیے جبر کرنے کی اجازت نہیں ۔ارشاد باری تعالیٰ ہے
فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا[7]
پھر سمجھ دی اس کو بدکاری کی اور بچ کر چلنے کی

---

[4]بخاری،محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، رقم الحدیث:1819
[5]القرآن، 17: 70
[6]القرآن، 76: 3
[7]القرآن، 91: 8

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)
Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

نظریہ وعمل کا صلہ

انسان اپنے نظریہ وعمل کا دنیا اور آخرت میں خود ہی ذمہ دار ہے۔اسی لیے اسے آزاد اور مختار کیا گیاہے ۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا[8]

اگر تم نے اچھے کام کئے تو خود اپنے ہی فائدہ کے لئے، اور اگر تم نے برائیاں کیں تو بھی اپنے ہی لئے۔

منکرین حق کو مہلت

انسان کو اللہ تعالیٰ نے موت تک مہلت دی ہے تاکہ وہ غوروفکر کرکے حق تک پہنچ جائے اور جہنم میں جانے سے بچ جائے ۔اسی لیے اسلام میں کسی کافر کو بھی موت تک مہلت ہے چاہے تو اسلام قبول کرے چاہے تو نہ کرے اس پر کوئی جبر یا زبردستی نہیں ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ- وَأُمْلِي لَهُمْ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ[9]

اور جو لوگ ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں ہم ان کو بتدریج (گرفت میں) لئے جارہے ہیں اس طور پر کہ ان کو خبر بھی نہیں۔ اور ان کو مہلت دیتا ہوں بےشک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔

ہدایت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے

مذاہب کے پرجوش ماننے والے انتہاپسندوں اور شدت پسند وں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ تمام لوگوں کو اور خاص طور پر جو لوگ ان کے مغلوب ہوں انہیں طوعاً و کرہاً اپنا مذہب قبول کروالیں اور اس مقصد کے لیے وہ ہر طرح کی سختی اور ظلم کو روا سمجھتے ہیں ۔یاد رکھیں یہی رویہ یا تعلیمات کسی مذہب کےباطل ہونے کی سب سے بڑی علامت ہوتی ہے۔مذہب یا نظریہ میں اتنی منطقی دلائل یا حقانیت نہیں ہوتی کہ اہل علم ودانش اسے قبول کرلیں ۔اس کی مثال سپین وغیرہ میں یہودیوں اور مسلمانوں کو زبردستی عیسائی بنانے کی شکل میں دیکھی جاسکتی ہے۔اسی سے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ[10]

آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہے ہدایت کرتا ہے۔ ہدایت والوں سے وہی خوب آگاہ ہے۔

جب اللہ کے رسول ،امام الانبیاء، خاتم المرسلین حضرت محمد ﷺ کسی اپنے چاہنے والے کو ہدایت نہیں دے سکتے تو ان کے ماننے والے کیسے دے سکتے ہی اسی لیے خوارج، یا دوسرے فرقے جو زبردستی اسلام قبول کروانے کے قائل ہیں وہ گمراہ ہیں ۔انبیاء اور ان کے متبعین کا فرض صرف اللہ کا پیغام احسن طریقے سے پہنچا دیناہے۔

مغفرت اور عذاب دینا اللہ کا کام ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ[11]

آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہے۔ تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے

[8] القرآن، 17: 7
[9] القرآن، 7: 182-183
[10] القرآن، 28: 56
[11] القرآن، 2: 284

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

اسے تم ظاہرکرو یا چھپاؤ، اللہ تعالیٰ اس کا حساب تم سے لے گا۔ پھر جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے سزا دے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

کسی گناہگار کو قیامت کے دن معاف کرنا یا عذاب دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے ۔ دنیا میں حکومت قانون کے مطابق لوگوں کے جرائم کا حساب کرکے ان کو عدالتی نظام کے ذریعے سزا دیتی ہے۔ کوئی شخص یا ادارہ، یا قبیلہ، یا گروہ یا جماعت یا فرقہ کسی طور بھی کسی شخص یا گروہ یا جماعت کو سزا دینے کا مجاز نہیں ہے۔اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔

جنت یا جہنم کا فیصلہ بھی اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔

جنت اور دوزخ کا فیصلہ بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی مرضی سے کرناہے ۔اسی لیے دنیا میں جنت کے ٹکٹ بانٹنا جہالت ہے ۔غیر مسلم مرنے سے پہلے مسلم بن سکتاہے، اور نہ بھی بنے تو مرنے کے بعد اس کا معاملہ اللہ کے ساتھ ہوجاتاہے۔ اسلام احترام ، امن اور آتشی کا درس دیتاہے ۔ باقی جس کے جو اعمال ہوں گے اس کو ویسا ہی جزا وسزملے گی۔چونکہ اللہ سب سے بڑا مہربان اور سب سے بڑا انصاف کرنے والا ہے۔مذہبی رہنما جنت ،دوزخ کے ٹکٹ بانٹنا بند کردیں تو لوگوں میں نفرتیں ختم ہوجائیں اور احترام اور امن کا ماحول پیدا ہوجائے۔

حلال اور حرام کا فیصلہ بھی اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔

اسلام میں حلال یا حرام کا فیصلہ کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے حتیٰ کہ نبی ﷺ بھی اللہ کے حلال کردہ کو حرام نہیں کرسکتے ۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ[12]

اے نبی! جس چیز کو اللہ نے آپ کے لیے حلال کر دیا ہے اسے آپ کیوں حرام کرتے ہیں؟ (کیا) آپ اپنی بیویوں کی رضامندی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

انبیاء اور انبیاء کے ماننے والوں کے فرائض

اعلیٰ اخلاق کے ساتھ دعوت وتبلیغ انبیاء اور ان کے ماننے والوں کے فرائض میں شامل ہے۔حضرت محمدﷺ نے بھی اعلیٰ اخلاق کے ساتھ دین اسلام کی طرف دعوت دی ۔مسلمانوں کو بھی یہی حکم ہے۔دین کی طرف دعوت دینے میں زبردستی، سختی، انتہاپسندی، شدت پسندی سب منع ہے ۔جو امن کی علامت ہے ۔غیر مسلموں کو مسلمانوں کے ملک یا معاشرہ میں رہنے میں کوئی خطرہ نہیں ۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ[13]

اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلایئے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے، یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بہکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ راہ یافتہ لوگوں سے بھی پورا واقف ہے۔

زبردستی مذہب قبول کروانا اسلام میں حرام ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ

[12] القرآن، 66: 1
[13] القرآن، 16: 125

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

الْوُثْقَى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ[14]

دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں، ہدایت ضلالت سے روشن ہوچکی ہے، اس لئے جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کرکے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا، جو کبھی نہ ٹوٹے گا اور اللہ تعالیٰ سننے والا، جاننے والا ہے۔

اس آیت میں واضح حکم موجود ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں ۔مسلمان کسی کو اعلیٰ اخلاق کا مظاہر ہ کرتے ہوئے دین اسلام کی دعوت تو دے سکتے ہیں مگر کسی کو ڈرادھمکا کر، لالچ دیکر، یا کسی طرح کی بلیک میلنگ کرکے اسلام قبول کرانا سخت منع ہے ۔اس لیے اسلام تلوار سے نہیں پھیلایا جاسکتا ۔ مسلمانوں پر یہ الزام غیر منطقی ،غیر حقیقی اور جہالت پر مبنی ہے۔ہندوستان اور سپین اس کی بہترین مثالیں ہیں کہ سینکڑوں سال حکومت کرنے کےباوجود وہاں آج بھی ہندو اور عیسائی موجود ہیں۔

مسلم ملک میں غیر مسلموں کو وہی حقوق حاصل ہوں گے جو مسلمانوں کے ہیں سوائے مذہبی معاملات ہے

مکالمہ بین المذاہب کی دعوت

غیر مسلموں سے مشترکہ معاملات پر پرامن رہنے کے لیے مذاکرات کیے جاسکتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ[15]

آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! ایسی انصاف والی بات کی طرف آو جو ہم میں تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں، نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں۔ پس اگر وہ منھ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں۔

دوران جنگ غیر متحارب غیر مسلموں کی حفاظت

جنگ میں بھی غیر مسلم ،مذہبی رہنماؤں ، عورتوں، بچوں، بوڑھوں، اور نہ لڑنے والوں کو نقصان نہ پہنچانے کا حکم دیا گیاہے رسول اللہ ﷺ کا فرمان درج ذیل ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: «وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَغَازِي، فَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ»[16]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: غزوات میں سے ایک غزوے میں ایک عورت مقتول ملی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرما دیا۔

دوسرے بہت ساری احادیث ہی جن میں مذہبی رہنماؤں، بوڑھوں، بچوں،عوروں اور معذوروں اور کمزور افراد کو دوران جنگ بھی نقصان نہ پہنانے کا حکم دیا گیاہےبشرطیہ وہ جنگ میں شریک نہ ہوں۔ اسلام امن وجنگ ہر دو صورتوں میں غیر مسلموں کے ساتھ پرامن بقائے باہمی کا قائل ہے ۔ ایسے اصول کسی مذہب کے نہیں ان کو دنیا کو بتانا مسلمانوں کی ذمہ داری ہے ۔

غافل لوگوں کا انجام:

دنیا میں دوقسم کے لوگ ہیں ایک وہ جو غوروفکر کرتے ہیں اور دوسرے وہ جو غافل ہیں

---

[14] القرآن، 2: 256

[15] القرآن، 3: 64

[16] مسلم بن حجاج، صحیح مسلم،دار إحياء التراث العربي - بيروت رقم الحديث: 1744

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

کہ دنیا میں کیا ہو رہاہے بلکہ اپنی مستی میں مست ہیں ایسے ہی غافل لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ[17]

اور ہم نے ایسے بہت سے جن اور انسان دوزخ کے لیے پیدا کئے ہیں، جن کے دل ایسے ہیں جن سے نہیں سمجھتے اور جن کی آنکھیں ایسی ہیں جن سے نہیں دیکھتے اور جن کے کان ایسے ہیں جن سے نہیں سنتے۔ یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ یہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ یہی لوگ غافل ہیں۔

فساد فی الارض کی ممانعت

اسلام میں نہ کسی کو زبردستی مذہب قبول کروانا جائز ہے اور نہ کسی طرح کی انتہاپسندی اور تشدد جائز ہے مگر ایک چیز کو سختی سے روکا گیاہے کہ چاہے مسلم ہو یا غیر مسلم وہ بھی فساد فی الارض کا مرتکب نہ ہو۔ایسا کرنے و

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا[18]

جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد مچانے والا ہو، قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کردیا، اور جو شخص کسی ایک کی جان بچا لے، اس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ کردیا۔

ایک انسان کی جان کس قدر قیمی ہے درج بالا آیت سے اندازہ ہوگیا ہے۔ اسلام جانوں کی حفاظت کرتاہے ان کو تلف نہیں کرتا۔اور فتنہ جو ہے وہ کسی آدمی کو قتل کرنے سےبھی بہت براہے۔ فتنہ میں بہت سارے لوگ فساد میں پڑجاتے ہیں اسی لیے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ[19]

اور فتنہ قتل سے بھی زیادہ سخت ہے۔

فساد فی الارض کرنے والوں کی دنیا اور آخرت میں سزا

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ[20]

جو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑیں اور زمین میں فساد کرتے پھریں ان کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی چڑھا دیئے جائیں یا مخالف جانب سے ان کے ہاتھ پاوں کاٹ دیئے جائیں، یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے، یہ تو ہوئی ان کی دنیوی ذلت اور خواری، اور آخرت میں ان کے لئے بڑا بھاری عذاب ہے۔

اسلام کے پرامن بقائے باہمی کے اصول

مقاصد: انسانیت کی خیر خواہی تاکہ تمام دنیا کے لوگ جہنم کی آگ سے بچ جائیں ۔ اسی لیے ان کی جان، مال، عزت، بچوں، عورتوں، بوڑھوں اور اموال کو نقصان پہنچانے سے منع کیا گیاہے تاکہ ان لوگوں کو حسن سلوک سے حق پیش کیا جائے۔شائد وہ گمراہی سے توبہ کرلیں تو محمدالرسول اللہ ﷺ کی زندگی کا مقصد زیادہ سے زیادہ پورا ہوجائے۔قرآن

---

[17] القرآن، 7: 179
[18] القرآن، 5: 32
[19] القرآن، 2: 191
[20] القرآن، 5: 33

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

نے محمد ﷺ سے پہلے کی گمراہی کی حالت ان الفاظ میں بیان کی ہے۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ[21]

اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر مضبوط تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو، اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی، پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے، اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پہنچ چکے تھے تو اس نے تمہیں بچا لیا۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لئے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

مسلمانوں کی کامیابی کے اسباب

ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (104)[22]

تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور برے کاموں سے روکے، اور یہی لوگ فلاح ونجات پانے والے ہیں۔

اچھائی کو پھیلانا اور برائی ،ظلم اور ہر طرح کے تشدد و بدامنی کو روکنا مسلمانوں کا طرہ امتیاز ہے۔ اسی لیے یہ حق پر ہیں اور دنیا وآخرت میں کامیاب ہیں ۔

غیر مسلموں سے دین کے معاملے میں رویہ

نظریہ حیات اور ادیان کے معاملے میں مسلمانوں کا غیر مسلموں سے رویہ درج ذیل آیت سے ظاہر ہے ۔

لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ[23]

تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے ۔

غیر مسلموں اعمال کے معاملے میں رویہ

قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ[24]

آپ کہہ دیجیئے کیا تم ہم سے اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہو جو ہمارا اور تمہارا رب ہے، ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال، ہم تو اسی کے لئے مخلص ہیں۔

باطل خداؤں کو گالی دینے کی ممانعت

اگرچہ اسلام میں شرک سب سے بڑا جرم ہے اور بارہا جھوٹے خداؤں کی مذمت کی گئی ہے مگر مسلمانوں کو حکم دیا گیاہے کہ جھوٹے خداؤں کو برامت کہو وہ تمہارے سچے خدا کو براکہیں گے اور ایک بدامنی کی فضا پیدا ہوجائےگی جس کا اسلام داعی نہیں ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ[25]

اور گالی مت دو ان کو جن کی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں، کیونکہ

---

[21] القرآن، 3: 103
[22] القرآن، 3: 104
[23] القرآن، 109: 6
[24] القرآن، 2: 139
[25] القرآن، 6: 108

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 3, Issue 7.1 (2025)

Online ISSN 3007-3197 | Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

پھر وہ جہالت کی وجہ سے حد سے گزر کر اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کریں گے۔
تمام انبیاء ورسل پرایمان اور احترام
اسلام تمام انبیاء اور رسل کا احترام کرنا سکھا تاہے اسی لیے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَى وَعِيسَى وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ[26]
اے مسلمانو! تم سب کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس چیز پر بھی جو ہماری طرف اتاری گئی اور جو چیز ابراہیم اسماعیل اسحاق یعقوب (علیہم السلام) اور ان کی اولاد پر اتاری گئی اور جو کچھ اللہ کی جانب سے موسیٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) اور دوسرے انبیا (علیہم السلام) دیئے گئے۔ ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے، ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں

خلاصہ کلام

اسلام کے مسلمانوں کے غیر مسلموں کے ساتھ پرامن بقائے باہمی کے اصول بہت ہی عمدہ اور فطری ہیں اور اگر ان پر عمل کیا جائے تو نہ صرف مسلمان ممالک میں بلکہ غیر مسلم ممالک میں بھی امن و امان قائم ہوسکتاہے۔ اسلام انسان کا ، اس کے مذہب کا ، اس کی جان، مال ،عزت کا احترام کرتاہے البتہ اسے اعلیٰ اخلا ق کے دائرے میں رہ کر اچھائی کی تلقین کرتاہے اور برائی سے روکتاہے۔ اسی لیے دنیا میں مسلمان اپنے اس مشن پر کاربند ہیں ۔اسلام پرامن مذہب ہے ، اس کا انتہاپسندی ، شدت پسندی اور دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں اس مضمون میں قرآن اور صحیح احادیث کے حوالے سے یہ ثابت کیا گیاہے کہ ایسے فطری اور پرامن اصول کسی مذہب کے نہیں اور صرف اسلام کے اصولوں کو اپنا کر ، ان سے لوگوں کو آگاہ کرکے قومی اور بین الاقوامی سطح پر تکثیری سماجوں میں پرامن بقائے باہمی کا خواب شرمندہ تعبیر کیا جاسکتاہے۔میڈیا اور سوشل میڈیا کو استعمال کرکے اسلام کے پرامن بقائے باہمی کے اصولوں کو تمام مسلم اور غیر مسلموں تک پہنچانا چاہیے تاکہ لوگ ان سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے رویے بدلیں۔

[26] القرآن، 2: 136